قرآنِ حکیم اور علم الحیوانات

از جناب مولوی عبدالقیوم صاحب ندوی جمعیۃ تبلیغ الاسلام کراچی

(۲)

حلال اور حرام جانور جانوروں میں سے صرف حلال ہی جانوروں کا گوشت کھاؤ کیونکہ ان میں سے بعض حرام کردیئے گئے ہیں۔

احلت لکم بھیمۃ الانعام الا ما یتلی	تمہارے لئے چوپائے حلال کردئے گئے ہیں سوائے
علیکم۔ (سورہ مائدہ ۱۶)	ان کے جو تم کو بتادیئے گئے۔

بہت سی چیزیں اور جانور حرام بھی ہیں۔

حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر	حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور سور اور جس کو گلا گھونٹ
وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ و	کر مارا گیا ہو، اور جو چوٹ لگنے سے گرنے سے جانور
الموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ و	کے سینگ لگنے سے مرے اور جس کو درندے پھاڑ ڈالیں
ما اکل السبع الآیہ (مائدہ ۱۶)	(یہ بھی حرام کئے گئے)

یہ آیت تقریباً انھیں الفاظ کے ساتھ اور بھی کئی سورتوں میں ہے جن سے بعض حیوانات کی حرمت ظاہر ہوتی ہے۔ سید رشید رضا مرحوم نے تفسیر المنار کے چھٹے حصہ میں اس کے متعلق بہت زیادہ طویل بحث کی ہے جس میں فقہ، حدیث اور تفسیر کی معتبر کتابوں کے اقتباسات درج ہیں ہم ان کو بخوف طوالت نظر انداز کرتے ہیں البتہ جانوروں کی حرمت کی جو وجہ انھوں نے بیان کی ہے اس کا خلاصہ درجِ ذیل ہے۔

"جدید تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ حرام جانوروں کے اندر جسمانی اور روحانی

بیماریاں ہوتی ہیں، اور تجربات اور مشاہدات سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ غذا کا اثر جس طرح انسان کی جسمانی صحت پر پڑتا ہے بعینہ اسی طرح روحانی اور اخلاقی صحت پر بھی پڑتا ہے، انسانوں کے لئے حرام جانوروں کو محض اسی لئے ناجائز قرار دیا گیا ہے کہ کہیں انسان میں بھی روحانی اور اخلاقی بیماریاں سرایت نہ کر جائیں اور وہ بھی انھیں بداخلاقیوں کا مرتکب نہ ہونے لگیں۔ [1]

حافظ ابن قیمؒ نے بھی حرام جانوروں کی حرمت کی وجہ یہی بتائی ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چرند اور پرند کے تمام شکار کرنے والے درندوں کو ان کے ضرر سرکشی اور ان کی شرارت کی وجہ سے حرام قرار دیا۔ اگر انسان ان کو کھائیگا تو اس میں بھی یہی اوصاف پیدا ہو جائینگے [2]

قرآن حکیم نے جہاں جہاں حرام جانوروں کا تذکرہ کیا ہے، نہایت باریکی کے ساتھ ان کے بُرے اخلاق اور وجہ حرمت کو بھی بتایا گیا ہے۔ مثلاً کتے کے متعلق ہے۔

فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث — اس کی مثال کتے جیسی ہے کہ اگر بوجھ لادو تو بھی ہانپتا ہے اور اگر چھوڑ دو تب بھی ہانپتا ہے۔

یا گدھے کے متعلق آیا ہے۔

کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ — اسکی مثال گدھے جیسی ہے جو کتابوں کا بوجھ لادتا ہے

اسی طرح سور اور بندر کا تذکرہ کیا اور چونکہ ان کے عادات اور اخلاق بالکل ظاہر تھے اس لئے صفات کے بجائے خود ان کی ذات کی مذمت کی گئی۔

وجعل منھم القردۃ والخنازیر۔ — اور بنا دیا ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر۔

ایک دوسری جگہ آیا ہے۔

قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین۔ — ہم نے ان سے کہا کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔

---

[1] تفسیر المنار جلد ششم۔ [2] مفتاح السعادہ جلد اول صفحہ ۲۴۶

شاعر اپنے دشمن کی ہجو کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

یمشی رویدا یرید ختلتکم کمشی خنزیرۃ الی عذاۃ

قرآن نے یہ بھی بتایا کہ حلال جانوروں کو ذبح کرکے کھایا کرو اور اس وقت بسم اللہ بھی کہا کرو۔

ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا — ہم نے ہر ایک مذہب والوں کیلئے طریقے مقرر کر دیئے ہیں
اسم اللہ علی مارزقھم من بھیمۃ — جن کے مطابق وہ ان حلال جانوروں پر جوان کو اللہ نے
الانعام (حج ۶ع) — دے رکھے ہیں ذبح کرتے وقت اسکا نام لیں۔

سورہ مائدہ میں ہے

فاذکروا اسم اللہ علیہ (مائدہ ۱۶) — پس (وقت ذبح) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو۔

عام معلومات قرآن نے جانوروں کی اصلیت، ان کے رزق، انکا سجدہ ریز ہونا، ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا وغیرہ عام چیزوں کا ذکر کیا ہے، چنانچہ خلقت کے متعلق ارشاد ہے۔

واللہ خلق کل دابۃ من ماء فمنھم من — اللہ نے تمام جانوروں کو پانی سے پیدا کیا پس ان میں سے
یمشی علی بطنہ ومنھم من یمشی علیٰ رجلین — بعض پیٹ کے بل چلتے ہیں، بعض دو پاؤں سے
ومنھم من یمشی علی اربع (نور ۶ع) — اور بعض چار سے۔

رزق کے متعلق آیا ہے۔ بہت سے جانور ایسے بھی ہیں جو خود رزق نہیں پیدا کر سکتے ہیں، ان کو بھی خدا ہی رزق پہنچاتا ہے۔

ومن کل دابۃ لا تحمل رزقھا اللہ — اور کتنے ایسے جانور ہیں جو رزق نہیں پیدا کر سکتے
یرزقھا وایاکم وھو السمیع العلیم — ہیں اللہ تعالیٰ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی
(عنکبوت ۶) — وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

سورۂ ہود میں ہے۔

ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا (ہود) اور کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ جسکا رزق خدا کے ذمہ نہ ہو۔

سجدے کے متعلق ہے کہ جانور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔

وللہ یسجد ما فی السموات وما فی الارض من دابۃ (نحل ۵۶) اور زمین میں جسقدر جانور ہیں وہ سب کے سب خداوند کریم کا سجدہ کرتے ہیں۔

نرمی اور اپنا جیسا برتاؤ کے بارے میں آیا ہے۔

یہ جانور اور پرندے سب کے سب تمہاری ہی طرح ایک قوم ہیں۔ (یعنی کھانے پینے اٹھنے، بیٹھنے، توالد و تناسل اور حواس ظاہرہ اور باطنہ میں شباہت ہونے کی وجہ سے وہ بھی تمہارے ہی جیسے ایک گروہ ہیں)

ومامن دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم (انعام ۴۶) اور نہیں ہے کوئی جانور اور نہ کوئی پرندہ جو اڑتا ہے اپنے دونوں بازوؤں سے مگر یہ کہ وہ تمہاری جیسی ایک قوم ہے۔

رحم و کرم، نرمی اور ملاطفت کی اس سے بڑھکر تعلیم اور کیا ہوسکتی ہے کہ ان کو "امم امثالکم" کے ساتھ تعبیر کیا گیا" اللہ تعالیٰ نے تمہارے فائدہ کیلئے آٹھ جوڑے پیدا کئے۔

وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج۔ (زمر ۱۶) اور پیدا کئے تمہارے فائدہ کیلئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے۔

اور ان سب کو ساری دنیا میں پھیلا بھی دیا۔

وبث فیھا من کل دابۃ (بقرہ ۲۷) اور پھیلایا ان سب کو زمین پر

اور تمام جاندروں کی پیشانی خداوند کریم کے قبضہ و قدرت میں ہے۔

ومامن دابۃ الا ھو اٰخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم (ہود ۵۶) اور جسقدر بھی جاندار ہیں ان کی پیشانی خدا کے ہاتھ میں ہے بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے۔

نظروفکر کی دعوت | قرآن نے یہ بھی فرمایا کہ ان چوپایوں سے صرف نفع ہی نہ اٹھاؤ بلکہ ان کی حقیقت اور کیفیت اور اصلیت وماہیت پر بھی نظر ڈالو تاکہ اس سے بیشمار دنیاوی اور دینی فوائد حاصل ہوں۔

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت (غاشیہ) غور کرو اونٹ کی طرف کہ کیسے پیدا کیا ہے۔

آیت مذکورہ میں اگرچہ چوپایوں کی صرف ایک قسم یعنی اونٹ کا تذکرہ ہے لیکن اس سے مراد سب اقسام لئے جاسکتے ہیں کیونکہ قرآن کا یہ دستور ہے کہ وہ کسی قسم یا فرد کامل کو لیکر اس کی حقیقت وماہیت بیان کرتا ہے اور اس سے مراد صرف وہ قسم یا فرد نہیں ہوتا بلکہ پوری جنس یا پوری جماعت مراد ہوتی ہے۔ چونکہ چوپایوں میں اونٹ ایک امتیازی حیثیت رکھتا تھا اس لئے اس جگہ اس کو ذکر کرکے کل کو مراد لیا ہے۔

دریائی جانور | قرآن حکیم نے خشکی کے جانوروں اور ان کے فوائد ومنافع کے ساتھ دریائی جانوروں کا بھی اجمالی تذکرہ کیا اور بتایا کہ جس طرح خشکی اور خشکی کے جانور تمہارے ہی لئے پیدا کئے گئے ہیں اسی طرح یہ دریا اور اس کے جانور اور اس کے فوائد ومنافع بھی تمہارے ہی لئے ہیں۔

هوالذی سخر البحر لتاکلوا منہ لحماً طریا وتستخرجوا منہ حلیۃ تلبسونھا (نحل ۲۶)

خدا وہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے قبضہ میں کردیا تاکہ تم اس سے تروتازہ اور مچھلی کا گوشت کھاؤ، اور پہننے کیلئے زیورات کی چیزیں نکالو۔

آیت بالا میں دریائی جانوروں کا مجمل تذکرہ ہے اور مختصراً بتایا گیا ہے کہ ان کے منافع اور فوائد کیا ہیں؟ نیز ایک دوسری جگہ اس آیت کے مفہوم کو یوں ادا کیا گیا ہے۔

اللہ الذی سخرلکم البحر لتجری الفلک بامرہٖ ولتبتغوا من فضلہ لعلکم تشکرون (جاثیہ۲)

اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے کہ جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کردیا ہے تاکہ تم اس کا شکریہ ادا کرو

اس جگہ بھی اشارۃً سمندر کے جانوروں کا تذکرہ موجود ہے، کیونکہ سمندر میں وہ بھی رہتے ہیں۔ ایک اور جگہ دریائی جانوروں کے شکار کو حلال بتایا گیا ہے۔

احل لکم صید البحر۔ (انعام ۱۰۶) حلال کیا تمہارے لئے دریا کا شکار (یعنی انکے جانوروں کا)

قرآنِ حکیم نے دریائی جانوروں کی تفصیل نہیں بتائی اور نہ ان کی فہرست گنائی کیونکہ یہ اس کے مقصد سے خارج چیز تھی، بلکہ ان جانوروں سے جو بڑے بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کا ذکر فرمایا اور سمندر کا ایک فائدہ یہ بھی بتایا کہ اس سے آرائش کی چیزیں مثلاً موتی، مونگا وغیرہ نکلتے ہیں۔ غور وفکر کر کے اس کی تفصیل دریافت کریں اور اس کے بیشمار فوائد سے مستفید ہوں اور اپنے رب کا شکریہ ادا کریں۔

پرندے قدرت کے عجائبات سے پرندے بھی ہیں، اور ان کی صنعت وکاری گری قدرت کے رازوں سے ایک راز ہے۔ ان کی زندگی، ان کے فوائد ومنافع، ان کی خصوصیات وامتیازات، ان کا ہوا میں اُڑنا، انکی خوبصورت بناوٹ، ان کے پروں کی موزونیت اور لطافت، پھر ان پرندوں کے بیشمار اقسام اور یہ سب چیزیں ایسی ہیں جن پر غور کرنے کے بعد انسان بے خود ہوجاتا ہے۔ اس بنا پر قرآنِ حکیم نے پرندوں کا بھی تذکرہ کیا ہے اور ان کے انہی رازوں کو معلوم کرنے کی دعوت دی ہے۔

اولم یروا الی الطیر فوقھم صافاتٍ ویقبضن ما یمسکھن الا الرحمٰن (الملک ۲۶)
کیا نہیں دیکھتے ہیں وہ اپنے اوپر پرندوں کو اڑتے ہوئے جو کبھی پر پھیلاتے ہیں اور کبھی سمیٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ان کو روکے رہتا ہے۔

قرآن نے ایک اور جگہ بھی پرندوں کے اندر غور وفکر کی دعوت دی ہے کہ ان میں ایمان لانیوالوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

اولم یروا الی الطیر مسخراتٍ فی جو السماء ما یمسکھن الا الرحمٰن ان فی ذلک لاٰیات لقوم یومنون۔
کیا نہیں دیکھتے ہیں پرندوں کی طرف جو فضاءِ آسمانی میں معلق ہیں ان کو خدا ہی روکے ہوئے ہے بیشک اس میں ایمانداروں کیلئے نشانیاں ہیں

قرآنِ حکیم نے بعض پرندوں کو انفراداً بھی بیان کیا ہے اور ان کے بیان کرنے کی غرض وغایت

بھی بتا دی ہے مثلاً کوّے کے متعلق فرمایا ہے۔

فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض	پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوّے کو جو زمین کھودتا تھا
لیریہ کیف یواری سوءۃ اخیہ	تاکہ دکھا دے کہ کیسے چھپائے وہ اپنے بھائی
الآیہ (بقرہ)	کی نعش کو۔

حضرت سلیمانؑ کے قصہ میں ہدہد کا بھی ذکر آیا ہے۔

وتفقد الطیر فقال مالی لا اری	اور شمار کیا پرندوں کو تو کہا کہ کیا ہو گیا کہ میں ہدہد کو
الھدھد۔ (نحل ع۱)	نہیں دیکھتا ہوں۔

قرآن حکیم نے ہم کو صرف چرند، پرند اور دریائی جانوروں ہی سے باخبر نہیں کیا بلکہ اور بھی بعض قابلِ ذکر اقسام کا بیان کیا اور ان کے مفید و غیر مفید دونوں انواع کے بعض خاص خاص جانداروں کو بیان کیا۔ نحل (شہد کی مکھی) اور نمل (چیونٹی) فائدہ مند تھی اور اس کے اندر بہت سے فوائد تھے۔ شہد کی مکھی خاص طور پر بہت مفید اور سبق آموز ہے، محققین نے اس کے متعلق بڑی بڑی تحقیقات کی ہیں، یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر بڑے امتیاز کے ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

واوحیٰ ربك الی النحل ان اتخذی	اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی
من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما	کہ پہاڑوں میں درختوں میں اور جو لوگ اونچی اونچی
یعرشون۔ فاسلکی سبل ربك	ٹٹیاں بنا لیتے ہیں ان میں اپنے چھتے بنا۔ پھر ہر طرح
ذُللا۔ یخرج من بطونھا	کے پھلوں سے انکا عرق چوستی پھر اور مطیع ہو کر
شرابٌ مختلف الوانہ فیہ	اپنے رب کی راہ پر چلی جا۔ ان کے پیٹ سے مختلف
شفاءٌ للناس ان فی ذلك	قسم کے شربت (شہد) نکلتے ہیں، جس میں آدمیوں
لآیۃً لقوم یتفکرون۔ الآیہ	کی بہت سی بیماریوں کیلئے شفا ہے بیشک اس میں

نشانی ہے ان کیلئے جو فکر کرتے ہیں۔ (نحل ۶۹)

نمل (چیونٹی) بھی ایک حیرت انگیز زندگی کی مالک ہے اس کی تنظیم، اس کی قوتِ ارادی اور اس کے پختہ عزم وثبات میں ہمارے لئے صدہا عبرتیں موجود ہیں۔ قرآن نے اسکا بھی ذکر کیا ہے۔ ذیل کی آیت میں اس کی عقل وفہم کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

قالت نملۃ یاایھا النمل ادخلوا مساکنکم لایحطمنکم سلیمان وجنودہ وھم لایشعرون۔ (نمل ۲۶)

ایک چیونٹی نے کہا کہ چونٹیو! اپنے بلوں میں چلی جاؤ کہیں بے خبری میں سلیمانؑ اور اس کا لشکر تمہیں کچل نہ ڈالے۔

امام ابن قیمؒ چیونٹی کے کلام کی خوبیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس کلام میں چیونٹی نے خطاب کرکے دس انواع کو بیان کیا۔ ندا، تنبیہہ، حکم، نص، تحذیر، خاص کرنا سمجھانا، عام کرنا، نام لینا اور عذر کرنا۔۔۔ اسی وجہ سے حضرت سلیمانؑ کو اس کے قول نے تعجب میں ڈالدیا۔ [۱]

ان مفید اور اہم مخلوقات کے علاوہ قرآنِ حکیم نے جابجا بعض ان اقسام کو بھی بیان کیا ہے جو مفید نہیں ہیں اس لئے ان کو جب بیان کیا ہے تو کسی نہ کسی کمزوری یا ذم کی تمثیل میں بیان کیا ہے مثلاً مکھی کو اس طرح بیان کیا

یاایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہٗ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابًا۔

اے لوگو! تمہارے لئے ایک مثال بیان کی گئی اس کو سنو! بیشک وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ کو پکارتے ہیں وہ ایک مکھی کو بھی نہیں پیدا کرسکتے ہیں۔

اس جگہ مکھی کو انتہائی حقارت سے پیش کیا گیا ہے۔

---

[۱] مفتاح السعادۃ ص ۲۵۴۔

اسی طرح مچھر کو بھی ایسے ہی مواقع پر پیش کیا گیا ہے۔

ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقھا۔ (بقرہ)
بیشک اللہ نہیں شرم کرتا ہے کہ وہ مچھر یا اس سے بھی کسی حقیر چیز کی مثال دے۔

مکڑی کے بارے میں آیا ہے۔

ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت
بیشک سب سے کمزور مکان مکڑی کا مکان ہے

(عنکبوت)

خاتمہ | غرض قرآنِ حکیم نے خشکی، تری، اہلی، جنگلی، وحوش وطیور حتی کہ حشرات الارض والمار وغیرہ دنیا کے تمام مشہور و معروف جانوروں کے اقسام کو بیان کیا، ان کے بڑے بڑے اور اہم فوائد و منافع کی تصریح کی، ان کی پیدائش کے مقصد کا ذکر کیا، پھر ان کی حقیقت و ماہیت ان کے اوصاف وخواص، اور دیگر منافع و فوائد کو دریافت کرنے کی طرف باریک اشارے فرمائے، اور خود انہیں غور و فکر کرنے کی پرزور دعوت دی اور اس لئے نہیں کہ اس سے صرف دنیا ہی کے چند فائدے حاصل ہوں بلکہ اس لئے کہ دنیا کے فوائد اور منافع کے ساتھ ہی ساتھ سب سے اہم اور حقیقی نفع اور سب سے اعلیٰ اور اعظم فائدہ یہ بھی حاصل ہو کہ لوگ اس کے ذریعہ سے اپنے معبودِ حقیقی کو جاننے اور پہچاننے لگیں اور خالقِ یکتا کی "یکتائی" اور صناعِ حقیقی کی "صنعت" کے صرف زبان ہی سے نہیں بلکہ دل سے بھی قائل ہو جائیں۔